خطبہ جمعہ

بعنوان

حیا کی اہمیت

سلسلة منبر الحکمة

184

بتاریخ: 14 فروری 2020

بمطابق: ١٩ جمادی الثانی ١٤٤١ ھج

به اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

حیا کا معنی ومفہوم:

حیا کا معنی ہے کہ ایسے کاموں سے بچ کر رکھنا جن کی وجہ سے انسان کی شخصیت معیوب ہوتی ہو۔ امام جرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی کام کو اس ڈر سے چھوڑ دینا کہ اس کی وجہ سے ملامت نہ ہو۔

التعريفات: 94

اور امام راغب رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حیا کا مطلب ہے قباحت والے کاموں سے اپنے آپ کو دُور رکھنا۔

مفردات الراغب: 140

ابنِ مَسکَوَیہ یوں رقم طراز ہیں: پاکیزہ کردار کا باعث بننے والے امور میں سب سے اوّل اور بنیادی 'حیا' ہے۔ حیا سے مراد ہے کہ ایسے کاموں اور باتوں سے خود کو محفوظ رکھنا جن کی وجہ سے لوگ آپ کو برا کہہ سکتے ہوں۔

تهذيب الأخلاق في التربية: 17

آج کل اخلاقی ابتری کا عالم یہ ہے کہ بھلے دور میں جو باتیں خلافِ ادب اور خلافِ شرم وحیا سمجھی جاتی تھیں وہ آج فیشن اور روشن خیالی کے نام پر رائج ہو چکی ہیں۔ ہم ایسی مرحوم قوم ہیں کہ ہمارے خیالات بھی اپنے نہیں ہیں بلکہ وہ بھی مغرب سے اُدھار پکڑے ہوئے ہیں۔ احساسِ کمتری کا ہم اس قدر شکار ہیں کہ نقالی میں یہ تک بھول جاتے ہیں کہ ہمارا ماحول، معاشرہ اور دِین اس کی اجازت بھی دیتا ہے یا نہیں؟ اپنی ذات اور شخصیت کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رنگیلا بنانے کے بعد اب اپنی اخلاقی اقدار کو بھی رنگین بنا چکے ہیں، جس میں 'اللہ کے رنگ' کے سوا ہر رنگ بھرنا گوارا ہو رہا ہے۔

اخلاقی انحطاط کا عالم یہ ہے کہ اخلاقیات میں ہونے والی نت نئی 'ترامیم' میں سب سے زیادہ جو شاخ متاثر ہوئی ہے وہ 'حیا' ہے۔ چند برس پہلے تک اس بات کو ہی برا جانا جاتا تھا کہ لڑکیوں کے سر سے دوپٹہ سرک کر شانے پر آ گیا ہے، لیکن اب تو دوپٹہ چھوڑ؛ آباء کی پگڑی سر سے گر کر پاؤں میں آ پڑی ہے مگر مجال ہے کہ اس نسل کو احساس تک بھی ہو رہا ہو، بلکہ ایک دوڑ لگی ہوئی ہے اور سب ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں ہیں، مگر سبھی کا رُخ ایسے اندھیر راستے کی طرف ہے کہ جس میں دُور تک نہیں؛ بلکہ قریب بھی کوئی منزل دکھائی نہیں دیتی ......لیکن اس کے باوجود بھی...... دوڑ جاری ہے! مقابلہ بازی غضب کی ہے!!

بھلے دور میں لوگ اس قدر سادے اور پیارے ہوتے تھے کہ لڑکے کی منگنی کے بعد اس گاؤں میں جانا بھی ناپسند سمجھتے تھے جہاں اس کی منگیتر کا گھر ہوتا، مگر جانے وہ دور اور لوگ اب کہاں عنقاء ہو گئے؟! اب تو اخلاقی اقدار کو ایسا زوال آیا ہے کہ والدین خود اہتمام کر رہے ہوتے ہیں دونوں کی ملاقات کا (نعوذ باللہ)۔ اب تو نہ صرف اختلاطِ مرد و زَن اور لڑکے لڑکی کی ملاقاتوں سے صرفِ نظر ہو چکا ہے بلکہ نوبت بہ ایں جا رسید کہ Date جیسا غلیظ اور منحوس لفظ بھی پیدا ہو گیا ہے جس نے تمام تر بے غیرتی اور بے حیائی کو اپنے اندر سما لیا۔ حرام کاری اس قدر عام ہے کہ الامان والحفیظ!

اس پر مستزاد ہم نے مغرب سے جو دیگر غیر اخلاقی بیماریاں Adopt کی ہیں ان میں سب سے غلیظ ترین 'ویلنٹائن ڈے' ہے۔ گویا حرام زدگی کے لیے بھی سال میں ایک دِن مخصوص کر دیا گیا ہے۔ مگر ہمارے ہاں کے لنڈے کے لبرلز اس میں بھی دوغلے ثابت ہوئے ہیں، کہ انہیں کسی کی بہن بیٹی کے ساتھ ویلنٹائن ڈے منانا اچھا لگتا ہے لیکن اپنی بہن بیٹی کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کی اجازت دیتے ہوئے موت پڑتی ہے۔ گویا وہ بہ ظاہر جانور بن بھی چکے ہیں لیکن باطن سے انہیں بھی یہ دِن بے غیرتوں کا دِن ہی لگتا ہے، تبھی تو انہیں اپنے گھر کی عزت کو اس کی اجازت دینا قبول نہیں ہے۔ واضح ہوا کہ یہ بے حیائی کا ایسا دِن ہے جو صرف دِین داروں کو ہی نہیں بلکہ غیرت مند بے دِینوں کو بھی قبول نہیں۔

حیا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے:

حیا کی اس سے بڑھ کر فضیلت کیا ہو سکتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی صفت ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِىٌّ كَرِيمٌ))

''یقیناً تمہارا رب بہت حیا اور عزت والا ہے۔''

[صحيح] سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ح: 1488 ـ سنن الترمذى، أبواب الدعوات، ح: 3556 ـ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب رفع اليدين فى الدعاء، ح: 3865

دِین اسلام کا امتیازی وصف:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ))

''یقیناً ہر دِین میں کوئی نہ کوئی امتیازی اور اخلاقی خوبی ہوتی ہے، اسلام کی امتیازی خوبی حیا ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحياء، ح: 4181

حیا ایمان کی شاخ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الإِيمَانِ))

''ایمان کی 70 سے کچھ زائد شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔''

صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب أمور الإیمان، ح: 9 ۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب شعب الإیمان، ح: 35

اللہ سے حیا کیا کریں:

سیدنا سعید بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرما دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُوصِيكَ أَنْ تَسْتَحْيِيَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَسْتَحْيِي رَجُلًا مِنْ صَالِحِي قَوْمِكَ))

''میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کیا کر جیسے اپنی قوم کے کسی نیک آدمی سے حیا محسوس کرتا ہے۔''

[إسناده جيد] الزهاد لأحمد بن حنبل: 248 ۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 741

یہ اللہ تعالیٰ سے حیا کا کم از کم درجہ ہے، ورنہ اس کی ذاتِ مقدسہ یہ حق رکھتی ہے کہ سب سے زیادہ اس سے حیا کیا جائے، لیکن اگر کوئی بے عملی یا کوتاہی کی وجہ سے اعلیٰ درجہ نہیں پا سکتا تو پھر اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ اس کے دِل میں جتنا ایک نیک آدمی کا حیا موجود ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے کم از کم اتنا حیا تو کرے۔ اتنا سا اہتمام بھی اس کو برے اعمال کا تارک اور نیک اعمال کا پابند بنانے کے لیے کافی ہوگا۔

یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ مُطِيعًا ، اسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَهُوَ مُذْنِبٌ.

''جس نے اطاعت شعار رہتے ہوئے اللہ سے حیا کیا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گار ہونے پر اس سے حیا کرے گا۔''

مدارج السالکین: 2/ 271

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یعنی اس سے اگر گناہ سرزد ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی اطاعت شعاری میں کی ہوئی حیا کی لاج رکھتے ہوئے اسے عذاب نہیں دے گا بلکہ معاف فرما دے گا۔

لوگوں سے بھی حیا کریں:

لوگوں کا حیا بھی انسان کو بہت سے غلط اور ناجائز کاموں سے روک لیتا ہے، اس لیے اپنے دِل میں لوگوں کا حیا رکھنا چاہیے۔ لوگوں سے حیا؛ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے اور جس میں لوگوں کا حیا باقی نہیں رہتا وہ اللہ سے حیا بھی نہیں کرتا۔ اس لیے کہ معاشرے کی رُسوائی فوری حاصل ہونے والا نتیجہ ہوتا ہے، جس سے ہر انسان ڈرتا ہے لیکن اللہ کا عذاب یا اس سے ملنے والی ذِلت چونکہ اُخروی معاملہ ہے اس لیے انسان ایمان کی ناپختگی کی وجہ سے اس کی پروا نہیں کرتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اپنے دِل میں لوگوں کا حیا رکھا جائے، تاکہ اللہ سے حیا کے اسباب بھی بنتے رہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ النَّاسِ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ))

''جو شخص لوگوں سے حیا محسوس نہیں کرتا؛ وہ اللہ سے بھی حیا نہیں کرتا۔''

أحمد رواية البغوى: 76

حیا؛ ہر بھلائی کا سرچشمہ ہے:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ وَالْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ))

''حیا سارا ہی خیر و بھلائی ہے اور حیا خیر و بھلائی ہی لے کر آتا ہے۔''

صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب شعب الإيمان، ح: 37

ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ انسان حیا کے باعث کسی برے کام یا برے انجام کا شکار ہوا ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بلکہ حیا تو سراسر خیر و بھلائی اور ہمیشہ خیر سے ہی ہمکنار کرتا ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حیا کا وصف اخلاقیات میں سب سے افضل، شان دار، عظیم تر اور مفید تر ہے بلکہ انسانیت کا خاصہ ہے (جو اسے جانوروں سے ممتاز کرتا ہے)۔ جس شخص میں حیا نہیں ہے اس میں انسانیت نہیں ہے، وہ صرف گوشت پوست کا مجموعہ ہے۔ اگر انسان سے حیا ختم ہو جائے تو اس میں وعدے کی پاسداری نہیں رہتی، امانت داری ختم ہو جاتی ہے، وہ کسی ضرورت مند کے کام نہیں آتا، کسی اچھی عادت کو اپنانے اور بری عادات سے بچنے کا شوق پیدا نہیں ہوتا، کسی کے عیبوں کی پردہ پوشی نہیں کرتا، کسی بے حیائی سے باز نہیں آتا، اپنی ذِمہ داریوں کا احساس باقی نہیں رہتا، لوگوں کی حق تلفی کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہوتی، رِشتے ناتے داروں سے اچھا تعلق رکھنے کی خواہش نہیں رہتی، حتیٰ والدین کے ساتھ بھی نیک سلوک کرنے کا حریص نہیں رہتا۔ واضح ہوا کہ اگر حیا باقی نہ رہے تو انسان خیر و بھلائی کے ہر کام سے محروم ہو جاتا ہے۔

مفتاح دار السعادة: 277

بے حیائی ہر برائی کی جڑ ہے:

حیا اخلاقیات کا بنیادی جزو ہے۔ بہت سے اخلاقی امور حیا ہی سے متعلقہ ہیں۔ کوئی بھی شخص دوسروں کی جان و مال اور عزت کی پاسداری تب ہی کرتا ہے جب اس میں حیا موجود ہو، لیکن اگر وہ اس سے عاری ہو جائے تو پھر اس سے کسی بھی برے کام کی توقع کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِـمَّـا أَدْرَكَ الـنَّـاسُ مِـنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الْأُولى ، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

''پہلے انبیاء کی کلام سے جو بات لوگوں نے یاد رکھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں حیا ہی نہ رہے تو جو تیرا جی چاہے کر۔“

صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب إذا لم تستحی فاصنع ما شئت، ح: 6120

یعنی حیا کے معدوم ہو جانے سے انسان بے مہار ہو جاتا ہے اور اس کے قلب و نظر میں کسی کا پاس و لحاظ نہیں رہتا۔ مذکورہ فرمانِ نبوی ﷺ بے حیا شخص کے لیے درحقیقت انتہائی زجر و توبیخ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ اس سے فرما رہے ہیں: جب تجھ میں حیا ہی باقی نہیں رہی تو اب تو اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ تجھ سے کسی بھی برائی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اس سے بڑھ کر بدبختی کیا ہو سکتی ہے کہ اس ہستی کی زبان سے اس قدر سخت الفاظ صادر ہوں جو انسانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ جانوروں کے لیے بھی سراپا رحمت ہے۔

حیا اور ایمان؛ لازم و ملزوم:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَیَاءُ وَالإِیْمَانُ قُرِنَا جَمِیعاً، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُھُمَا رُفِعَ الْآخَرُ))

”حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں، چنانچہ جب ان دونوں میں سے ایک اُٹھایا (ختم کیا) جاتا ہے تو دوسرے کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔“

[صحیح] مصنف ابن أبی شیبة: 25350 ۔ صحیح الأدب المفرد: 991 ۔ صحیح الجامع: 1603

حیا باعثِ جنت اور بے حیائی باعثِ جہنم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَیَاءُ مِنَ الْإِیمَان، وَالْإِیمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ))

”حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے، بدزبانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بداخلاقی کا حصہ ہے اور بداخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الحیاء، ح: 2009۔ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحیاء، ح: 4184

حیا سے معاشرے کی تزئین:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا کَانَ الفُحْشُ فِی شَیْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا کَانَ الحَیَاءُ فِی شَیْءٍ إِلَّا زَانَهُ))

''حیا جس بھی چیز میں ہو اسے خوب صورت بنا دیتا ہے اور بے حیائی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الفحش والتفحش، ح: 1974۔ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الحیاء، ح: 4185

بے حیائی کلام میں ہو یا حرکات میں؛ انسان کو بدصورت بنا دیتی ہے، خواہ وہ ظاہری طور پر کتنا ہی خوش شکل ہو لیکن اس کی بے حیائی کی وجہ سے ہر انسان اس سے نفرت کرتا ہے اور اس کے برعکس جو شخص حیا سے متصف ہو وہ ظاہری طور پر جیسا بھی ہو؛ اپنا دِل لوگوں کے دِل میں دھڑکتا دیکھتا ہے، کیونکہ ہر شخص اس سے محبت کرتا ہے اور یوں معاشرہ ایک خوب صورت، پُرامن اور اُلفت ومحبت کے پیکر گھرانے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

بے حیا سے اللہ کی نفرت:

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَیُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیءَ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور بدزبان شخص سے نفرت کرتا ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی حسن الخلق، ح: 2002

بے حیائی نہ صرف انسان کو لوگوں کے ہاں قابلِ نفرت بنا دیتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں بھی وہ بندہ مبغوض بن جاتا ہے، اور جس سے اللہ کو بغض اور نفرت ہو جائے اس سے بڑھ کر بد بخت کون ہو سکتا ہے؟!

بے حیائی نفاق کی علامت:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِیْمَانِ ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ))

''حیا اپنانا اور تأمل سے بات کرنا ایمان کی دو شاخیں ہیں، بے حیائی اور بہت باتیں کرنا نفاق کی دو شاخیں ہیں۔''

[صحیح] صحیح الجامع: 3201

نگاہیں جھکا کر رکھیے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِكَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ﴾

[النور: 30، 31]

''(اے نبی!) مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی خبر رکھنے والا ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں؛ دونوں کو نظر جھکائے رکھنے کا حکم یکساں طور پر دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صرف مردوں کو ہی غیر محرم عورتوں سے نگاہیں نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھیرنی چاہئیں بلکہ عورتوں پر بھی اس کا اہتمام لازم ہے۔اسی ضمن میں سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں تو اسی دوران باہر ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ وہ نابینا تھے اور یہ بات پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی آواز سنی تو ہمیں فرمایا کہ تم اُٹھ کر چلی جاؤ۔تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ تو نابینا ہیں؛ انہیں کونسا دِکھائی دیتا ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تمہیں بھی دکھائی نہیں دیتا؟

[ضعیف] مسند أبی یعلی الموصلی: 6922 ـ صحیح ابن حبان: 5575

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَقَبَّلُوا لِی بِسِتٍّ أَتَقَبَّلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ))

''تم میری چھے باتیں مان لو؛ میں (ان کے بدلے میں) تمہارے لیے جنت (کا وعدہ) قبول کرتا ہوں۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی باتیں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُم فَلا يَكْذِبْ ، وَإِذَا وَعَدَ فَلا يُخْلِفْ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ فَلا يَخُنْ ، غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ ، وَكُفُّوا أَيْدِيكم وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ))

''جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ مت بولے، جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے، اپنی آنکھوں کو جھکائے رکھا کرو، اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھا کرو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کرو۔''

[صحیح] مسند أبی یعلی الموصلی: 4257 صحیح الجامع: 2978

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مردوں کو غیر محرم عورتوں کے سامنے اور عورتوں کو غیر محرم مردوں کے سامنے نگاہیں نیچی رکھنی چاہئیں۔ یہ عفت وعصمت کے تحفظ کی پہلی کڑی ہے۔ اگر انسان اسی کا اہتمام نہ کرے تو بے حیائی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ بدنظری درحقیقت بدکرداری کی پہلی سیڑھی اور شیطان کا پہلا حملہ ہوتا ہے، اگر اس میں وہ کامیاب ہو جائے تو پھر انسان اخلاق سوز کاموں کا ارتکاب کرتا ہی چلا جاتا ہے اور نتیجتاً اپنے کردار کا دامن داغدار کر لیتا ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے بھی اور رسولِ کریم ﷺ نے بھی نگاہیں جھکائے رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

چاردیواری عورت کی قرارگاہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِيَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا))

''عورت پردے کی چیز ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور اس کے لیے اپنے گھر کے گوشے میں رہنا ہی باعث رحمت الٰہی ہے۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب الرضاع، باب منه، ح: 1173

گھر سے بے پردہ باہر نکلنا گویا خود کو شیطانی حملوں اور بری نظروں کے حوالے کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا اپنی عصمت کو محفوظ رکھنے کے لیے غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نکلنے سے احتراز کرنا چاہیے اور گھر کو ہی گوشہ رحمت سمجھنا چاہیے۔ اسی کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب: 33]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگھار نہ کرو، نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ ورسول کی فرمانبرداری کرتی رہو، اے نبی کے گھر والیو! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) گندگی کو دُور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔''

مذکورہ آیتِ کریمہ میں گھروں میں ٹھہرے رہنے اور بناؤ سنگھار نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی سب سے پاکباز خواتین کو دِیا، جن کے عہد کے مرد حضرات بھی اس اُمت کے سب سے زیادہ پاک باز لوگ تھے۔ تو پھر ذرا سوچیے کہ ہمیں اس حکم پر عمل کرنے کا کس قدر اہتمام کرنا چاہیے، کیونکہ ہمارے ایمان، حیا اور کردار کی حالت تو کسی کھاتے کی نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں اس حکم پر بالا ولیٰ عمل پیرا ہونا چاہیے۔

نامحرم کے ساتھ خلوت کی ممانعت:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ))

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت اختیار نہ کرے، اور نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔''

صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب من اكتتب فی جیش فخرجت امرأته حاجة، ح: 3006 - صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، ح: 1341

کسی غیر محرم مرد و عورت کا خلوت میں ایک ساتھ ہونا بہت بڑا فتنہ ہے۔ یہ ایسا موقع ہوتا ہے کہ شیطان کے ہاتھ انہیں ایک دوسرے کی طرف مائل کرنے کا بہترین موقع لگ جاتا ہے، کیونکہ وہ یقینی طور پر موجود ہوتا ہے، جیسا کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ))

''جو بھی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو لازماً ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب الرضاع، باب ما جاء فی كراهية الدخول على المغيبات، ح: 1171

جب دو غیر محرموں کے درمیان میں تیسرا شیطان ہوگا تو پھر اس کے دامِ فریب میں آنے کے خدشات بہت بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اس کا سد باب یوں کیا جائے کہ کسی سفر وغیرہ پر ہمیشہ محرم کے ساتھ ہی نکلا جائے اور اگر کسی عذر کی بنا پر اکیلے جانا پڑ جائے تو پھر ایسے مواقع سے احتراز کرنا چاہیے جہاں کسی غیر محرم کے ساتھ خلوت نشینی ہو۔

ہر عضو سے بے حیائی کا ارتکاب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا، فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ، وَالْفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْقُبَلُ، وَالْقَلْبُ يَهُمُّ أَوْ يَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ))

''ہر ابنِ آدم کے لیے زنا کا کچھ حصہ ہے، آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا (نامحرم اور ناجائز امور کو) دیکھنا ہے، ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چھونا ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چل کر جانا ہے، منہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا چومنا ہے اور دِل (کسی کام کا) ارادہ یا خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

[إسناده صحيح على شرط مسلم] مسند أحمد: 8526

شہوت کی نیت سے اعضائے جسمانی کے ساتھ جو بھی کام کیا جائے گا وہ زنا ہوگا، مثلاً

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اگر کسی عورت کو گندی نظر سے دیکھتا ہے تو یہ آنکھوں کا زنا ہوگا اور اس کے نامہ اعمال میں اس کا گناہ لکھا جائے گا، یا کسی کو ہاتھ سے چھوتا ہے تو ہاتھ کا، یا کسی فاحشہ کے پاس پاوں سے چل کر جاتا ہے تو پاوں کا، یا کسی سے بوس وکنار کرتا ہے تو منہ کا زنا اور گناہ لکھا جائے گا۔ بوس وکنار کرتا ہے تو منہ کا زنا اور گناہ لکھا جائے گا۔

یعنی اگر اس نے ملاپ کر کے شرمگاہ کے ذریعے زنا نہیں بھی کیا تو پھر بھی مذکورہ تمام کاموں کے ارتکاب سے بھی اس کے اعضائے جسمانی کے حصے کا گناہ لکھ دیا جائے گا۔ اس لیے بے حیائی کے چھوٹے سے چھوٹے کام سے بھی احتراز کرنا چاہیے۔ آخر میں فرمایا کہ ان تمام امور کے سارا معاملہ دل کے فیصلے پر موقوف ہو جاتا ہے۔ اگر دل نے بے حیائی کے ارتکاب کا ارادہ کر لیا تو شرمگاہ تو شرمگاہ اس کی تصدیق یعنی وہ کام سرانجام دیتی ہے اور اگر دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو گیا اور وہ عذاب الٰہی سے ڈر گیا تو شرمگاہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ اس لیے دل کی اصلاح اور نیکی وتقویٰ کے کاموں پر ثابت رہنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے، تا کہ صغیرہ وکبیرہ تمام گناہوں سے محفوظ رہا جا سکے۔

بے حیائی کے عملی ارتکاب سے دُور رہیں:

یوں تو بے حیائی کی کوئی بھی صورت نقصان اور آفت سے خالی نہیں لیکن زبان، آنکھ، کان اور دِل سے سرزد ہونے والے گناہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے سے ختم ہو جاتے ہیں، لیکن ناپاک سوچ کو عملی جامہ پہنانے کی قباحت سب سے زیادہ اور متعدی ہوتی ہے۔ یہ دو لوگوں کی پاک دامنی پر داغ لگا دیتی ہے، معاشرتی طور پر انہیں رُسوا کر چھوڑتی ہے، شیطان کو خوش اور اللہ کو ناراض کر دیتی ہے، اور اُخروی اعتبار سے دردناک عذاب سے ہمکنار کرتی ہے، اور عذاب بھی ایسا کہ سن کر رُوح کانپ اٹھے۔ جیسا کہ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((......فَإِذَا بَيْتٌ مَبْنِيٌّ عَلَى بِنَاءِ التَّنُّورِ ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَاسِعٌ، یُوقَدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، فَإِذَا أُوقِدَتْ ارْتَفَعُوا حَتّٰى يَكَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: هُمُ الزُّنَاةُ))

''مجھے (معراج کی رات) ایسے گھر کے پاس لائے جو تنور کی شکل میں بنا ہوا تھا، اس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا کشادہ تھا۔ اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ جب اس میں آگ دہکائی جاتی تو وہ سب اوپر کو اُچھلتے، جیسے وہ باہر نکل پڑیں گے، لیکن جب آگ مدھم پڑتی تو وہ واپس اس میں چلے جاتے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتے نے بتایا: یہ زنا کرنے والے لوگ ہیں۔''

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 20165

غیر محرم کو چھونے کی شرعی حیثیت:

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ رَجُلٍ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تَمَسَّهُ امْرَأَةٌ لَا تَحِلُّ لَهُ))

''یقیناً تم میں کسی شخص کے سر میں لوہے کی کیل ٹھونک دی جائے، یہ اس کے لیے کسی ایسی عورت کو چھونے سے بہتر ہے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔''

[صحيح] صحيح الجامع: 5045 ۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 226

اس فرمانِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ غیر محرم عورت کو چھونا جائز نہیں ہے۔ جب صرف چھونے پر اس قدر سخت وعید ہے تو اس سے ناجائز تعلقات کا کس قدر بھیانک انجام ہوگا؟ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نامحرم عورت سے مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے، جو کہ آج کل فیشن بن چکا ہے۔ ماڈرن طبقہ اس کی دلیل یہ دیتا ہے کہ ہمارے ذہن میں کوئی ناجائز خیال یا شہوت کی سوچ نہیں ہوتی، ہم صرف ملاقات کے طور پر مصافحہ کرتے تھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان کی یہ دلیل بالکل درست نہیں ہے، کیونکہ اگر اسے درست مان لیا جائے تو پھر معانقہ کرنا یعنی گلے ملنا بھی جائز ہوگا، اگر شہوت محسوس نہ ہو تو؟ شہوت کا ہونا تو حکم کی علت بن ہی نہیں سکتا کہ اس میں انضباط کی شرط پوری نہیں ہوتی اور علت کے لیے ضروری ہے کہ وہ منضبط ہو اور ظاہر ہو۔ اب شہوت تو کسی طور بھی ظاہر نہیں ہو سکتی، کیونکہ وہ دل میں ہی ہوتی ہے، تو کیسے معلوم ہوگا کہ ہے یا نہیں؟ چنانچہ شہوت کا ہونا یا نہ ہونا یہ حکمت ہے اور حکم کا مدار علت پر ہوتا ہے نہ کہ حکمت پر، لہٰذا کسی ناگزیر صورت کے بغیر عورت کو کسی طور بھی جائز نہیں ہے۔ ناگزیر صورت سے مراد یہ ہے کہ عورت کی جان بچانے کی کوئی صورت ہو، مثلاً کسی حادثے سے بچانا، ڈاکٹر کا چیک کرنا، وغیرہ۔

عورت سب سے بڑا فتنہ ہے!

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب ما يتقى من شؤم المرأة، ح: 5096 ـ صحيح مسلم، كتاب الرقاق، باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء، ح: 2740

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فتنہ اس لیے قرار دیا ہے کہ یہ جس انسان کو ورغلا لے، وہ اپنے کردار اور ایمان؛ دونوں کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار بھی یہی ہے۔ عورت ہر دور میں سب سے بڑا فتنہ رہی ہے۔ اس کی خاطر بہت سے بادشاہوں کی آپس میں جنگیں تک ہوئی ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے کہ اچھے بھلے انسان کو ناکارہ بنا دیتی ہے اور خود کم عقل ہونے کے باوجود اپنی چالاکیوں کے ساتھ بڑے سے بڑے عقلمند شخص کو بھی بیوقوف بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ))

''(اے عورتو!) باوجود دین اور عقل میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقلمند اور تجربہ کار آدمی کو بیوقوف بنانے والا نہیں دیکھا۔''

صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الأقارب، ح: 1462

عورتوں کے لیے بڑی سخت وعید:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

''وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود بھی ننگی ہوں، (خود غیروں کی طرف مائل ہونے والی اور (دوسروں کو) مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں، یہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دُور دُور سے آ رہی ہوگی۔''

صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، ح: 2128

لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا لباس مکمل نہ ہو بلکہ ایسا ہو کہ آدھا جسم دِکھائی دے رہا ہو، یا اگر مکمل بھی ہو تو اس لباس کی ہیئت ایسی ہو کہ جس سے ان کے پردے کے اعضاء بھی صاف ظاہر ہو رہے ہوں۔ ان کی نیتوں میں بے حیائی ہوتی ہے اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس طرح بن سنور کر نکلیں کہ لوگ انہیں دیکھیں اور ان کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرف مائل ہوں۔ ایسی عورتیں جنت میں داخلہ تو درکنار؛ اس کی خوشبو تک نہیں پائیں گی، حالانکہ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی آ رہی ہوگی۔

صحیح البخاری: 3166

عورت کا فتنہ اثر انداز ہو تو کیا کیجیے؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت دیکھی تو آپ اپنی زوجہ مطہرہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے اور اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَالِكَ شَيئًا فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ))

''یقیناً عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے، جو شخص اس طرح کی کوئی کیفیت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے، بلاشبہ (بیوی کے پاس جانا) اس کے نفس میں آنے والے وسوسے اور خیال کو نکال دے گا۔''

[صحیح] سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في ما يؤمر به من غض البصر، ح: 2151

یہ فطری امر ہے کہ انسان کے دل میں خیال و وسوسہ آ جاتا ہے لیکن اس کو برقرار رکھنا، مسلسل اس کے متعلق سوچتے رہنا یا کسی غلط کام کا ارادہ کرنا، یہ سب کچھ معیوب اور مذموم ہے، البتہ اپنے اس خیال کو ختم کرنے اور دل و دماغ کو پاک کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آدمی جائز انداز میں اپنی حاجت پوری کرے اور پھر کسی دوسرے کام کے لیے جائے، تاکہ شیطان اس کو مسلسل اس خیال میں الجھائے رکھ کر گناہ گار نہ کر سکے۔

عورت کے فتنے سے بچنے کا یہ طریقہ تو شادی شدہ حضرات کے لیے ہے لیکن اگر کسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی شادی نہ ہوئی ہوتو وہ کیا کرے؟اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَـنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَأَحْـصَـنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))

''اے نوجوانوں کی جماعت !تم میں سے جوکوئی اسبابِ جماع کی طاقت رکھتا ہو؛اسے شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ یہ نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے، اور جوکوئی طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ اس کی نفسانی خواہش کوختم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔''

صحيح البخاری ، كتاب النكاح ، باب قول النبیﷺ: من استطاع منكم الباءة...الخ ، ح: 5065 ۔ صحيح مسلم ، كتاب النكاح ، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ، ح: 1400

صنفِ مخالف کی مشابہت پروعید:

سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز اور ایپس وغیرہ نے جہاں بے حیائی کوفروغ دیا ہے وہاں اس نے لڑکوں اورلڑکیوں میں مخالف جنس کی عادات واطوار اپنانے کا نشہ بھی پیدا کردیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مرد میں مردانہ وجاہت اورعورت میں زنانہ نزاکت رکھی ہے لیکن حیرت ہے کہ دونوں جنس کی نسلِ نو کواپنی شناخت اورحیثیت ہی پسند نہیں ہے اورصرف میڈیائی فیم کی وجہ سے لڑکے زنانہ حرکات اورلڑکیاں مردانہ حرکات اپناتے نظر آتے ہیں، جبکہ یہ اس قدر قبیح فعل ہے کہ اس پرسخت وعید وارد ہوئی ہے۔جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَـعَـنَ رَسُـولُ الـلّـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔‘‘

صحیح البخاری ، کتاب اللباس ، باب المتشبھون بالنساء والمتشبھات بالرجال ، ح: 5885

یہ مشابہت خواہ عادات واطوار میں ہو، بول چال میں ہو یا جسمانی ساخت میں۔ جان بوجھ کر صنف مخالف کی مشابہت اختیار کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسا کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی لعنت کا مورد ٹھہرتا ہے۔تو جس پر وہ ہستی لعنت فرما دے جو کہ دو جہانوں کی رحمت ہیں؛تو اس کی بدبختی کا کیا عالم ہوگا؟!

اپنے گناہ کی تشہیر نہ کریں:

سوشل میڈیائی نسل کا ایک تماشا یہ کہ ایک طرف تو حیا کی تمام تر حدوں کو پھلانگ ڈالنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے اور اسے شخصی آزادی کا نام دیتے ہیں اور دوسری طرف اپنے کارہائے سیاہ کو لوگوں سے شیئر بھی کرتے ہیں، بلکہ سوشل میڈیا پر اَپ لوڈ کرنے میں بھی عار نہیں سمجھتے۔گویا غیرت کی موت کا مکمل عملی ثبوت!!

ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈر جانا چاہیے اور چند لمحات کے ہنسی مذاق اور لطف وسرور کے بدلے میں اپنی آخرت کو برباد نہیں کرنا چاہیے۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا ، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ))

’’میری ساری اُمت کو معافی مل سکتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کی خود ہی تشہیر کرتے پھرتے ہیں۔تشہیر کی ایک صورت یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ پر پردہ ڈال دے،لیکن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ صبح اٹھ کر خود ہی بتانے لگے: ''اے فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں کام کیا ہے۔'' اس کی رات یوں گزری تھی کہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کر رکھی تھی لیکن صبح اٹھتے ہی اس نے اپنے آپ پر پڑا ہوا اللہ کا پردہ کھینچ ڈالا۔''

صحيح البخاری، كتاب الأدب، باب ستر المؤمن على نفسه، ح: 6069 ۔ صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب النهى عن هتك الإنسان ستر نفسه، ح: 2990

فحاشی پھیلانے کا ارتکاب نہ کریں:

فحاشی و عریانی اور بے حیائی نے جب اپنے پر کھولے تو اس کے چاہنے والوں نے بھی اس کا نہ صرف بھرپور استقبال کیا بلکہ اس کی شہرت میں بھی خاصا حصہ ڈالا۔ بے حیائی اگر اپنے تک محدود ہو تب بھی وہ نہایت زہر آلود اور سخت سزا کی موجب ہوتی ہے، لیکن اگر اسے معاشرے میں پھیلانے جیسی قبیح حرکت کی جائے تو اس کا دُنیوی اعتبار سے نقصان یہ ہوتا ہے کہ جنسی درندگی کے جرائم ہونے لگتے ہیں اور دِینی لحاظ نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دُنیا میں بھی ذلیل و رُسوا کرتا ہے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب سے دوچار کرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّونَ اَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ [النور: 19]

''یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی پھیلا دیں، ان کے لیے دُنیا و آخرت میں بڑا دردناک عذاب ہے۔''

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com